باب ہفتم

شخصیت

(Personality)

عام لوگوں کے نزدیک نفسیات کا مقصد صرف شخصیت کا مطالعہ کرنا اور اسے بہتر بنانا ہے غالباً نفسیات کے طالب علم کے لیے بھی شخصیت ہی سب سے دلچسپ موضوع مطالعہ ہے۔ایک عام قاری بھی نفسیات کو شخصیت کے مطالعہ میں دلچسپی کے باعث پُرکشش سمجھتا ہے اکثر لوگ اپنی شخصیت کو سنوارنے کیلیے ماہرین نفسیات کے بتائے ہوئے اصولوں سے استفادہ کرنا چاہتے ہیں۔ ہر شخص مجموعی طور پر خود کو ایک پُرکشش ہر دلعزیز پیاری سی خوشگوار موثر شخصیت کے روپ میں دیکھنا چاہتا ہے۔ شخصیت کو عام طور پر کچھ صفات کا مجموعہ اور ظاہری کردار کا نمونہ سمجھا جاتا ہے ایک عام انسان کے ذہن میں شخصیت کے عموماً دو پہلو ہوتے ہیں۔

1۔ شخصیت کیسی ہوتی ہے۔ 2۔ شخصیت کو کیسا ہونا چاہیے۔

پہلے سوال کے جواب میں نفسیات کا طالب علم شخصیت کی تعریف نشوونما اور ساخت بیان کرے گا اور دوسرے سوال کے جواب میں شخصیت کو فرد کے ماحول اور معاشرے کے معیار کی مطابقت کی روشنی میں واضح کرے گا۔ظاہری طور پر لوگوں کی شخصیت ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے۔ انفرادی اختلاف کے باعث لوگ ایک جیسی صورت حال میں ایک جیسا ردعمل پیش نہیں کرتے۔یہ انفرادی اختلافات اتنے طاقتور ہوتے ہیں کہ پوری شخصیت ان سے متاثر ہوتی ہے۔ کسی شخصیت میں پائی جانے والی بعض چیزیں اتنی اہم ہوتی ہیں کہ دوسرے لوگ انہیں مثالی مان لیتے ہیں۔اور ان کی تقلید کرتے ہیں۔

مختلف ماہرین کی نظر میں شخصیت کی تعریف

(Definition of Personality according to Different Psychologists)

مسچل (Mischel 1976) کے مطابق ”شخصیت ان تمام واضح اور مستقل انداز فکر، کردار اور ہیجانی ردِ اعمال پر مشتمل ہے جو ایک فرد کو ماحول میں مطابقت کے قابل بناتے ہیں۔“

رُش (Ruch 1970) شخصیت کا معنی واضح کرنے کے لئے ایک شخص کے تین پہلوؤں کو اجاگر کرتا ہے۔

1۔ خودی کی آگہی 2۔ ظاہری صورت 3۔ منظم اوصاف کا مجموعہ یا کردار کا خاص نمونہ

اس میں شک نہیں کہ ہر شخص کے سوچنے ہیجانات کے لئے ردعمل کرنے اور زندگی کی مختلف صورتحال سے نمٹنے کے لیے اپنے انداز ہوتے ہیں۔ مسچل نے انفرادی شخصیت کے تمام پہلوؤں کا گہ احاطہ کیا ہے اور رُش نے بھی شخصیت کا اصطلاحی مفہوم بڑے جامع طریقے سے واضح کیا ہے ظاہری صورت کا مطلب رُش کے نزدیک ایک شخص کا مکمل تاثر ہے جو جسمانی ساخت بالوں کے رنگ، رنگ روپ عادات و خصائل اور خلوص و محبت یا تند خوئی کے مزاج سے ابھرتا ہے۔ رُش نے شخصیت میں فرد کی خودی کے اہم پہلوؤں کو شامل کیا ہے۔ جو اس کے نظریہ حیات اور دنیا میں دوسرے لوگوں کی طرف اس کے رویوں کی بنیاد ہے۔

زمبارڈو (Zimbardo1979) نے شخصیت کی تعریف یوں کی ”شخصیت فرد کے نفسیاتی اوصاف کا مجموعہ ہے۔ جو مختلف حالات میں

اس کے کردار کے ظاہری اور پوشیدہ نمونوں پر مشتمل ہے۔"

بورنگ (Boring1960) نے شخصیت کی مختصراً تعریف یوں کی "شخصیت سے مراد فرد کی ماحول میں مخصوص اور مستحکم مطابقت ہے۔"

ووڈورتھ (woodworth 1950) کے مطابق "شخصیت فرد کی کرداری صفات کا مجموعہ ہیں جو اس کے خیالات کے اظہار، رویوں، دلچسپیوں، طرز کارکردگی کے انداز اور نظریہ حیات سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس میں فرد کے تمام جسمانی مظاہر اور پوشیدہ قابلیتوں کا اضافہ کیا جا سکتا ہے۔"

گویا شخصیت فرد کا ماحول اور عوام کے ساتھ برتاؤ کا منفرد اور مستقل انداز ہے۔ موقع بہ موقع ایک جیسے اور مختلف حالات میں کرداری اوصاف کا یہ استحکام اور یکسانیت قائم ڈھلی جا چکی ہے۔ شخصیت میں یہ اوصاف ایک خاص اور منفرد انداز میں پائے جاتے ہیں۔ اور تمام عمر اس کی انفرادیت قائم رکھتے ہیں۔ ہر انسان اپنے مخصوص اور منفرد انداز سے پہچانا جاتا ہے۔ سکول کالج چھوڑنے یا ملازمت سے ریٹائرڈ ہونے کے بعد ہم جب کبھی دوبارہ ملتے ہیں۔ ایک دوسرے کے سامنے اس کا خاص کرداری نمونہ یاد کرتے ہیں۔ اوصافی استحکام کی بدولت ہی فرد کے کردار کے بارے میں پیش گوئی کی جا سکتی ہے۔

مندرجہ بالا بحث کے نتیجہ میں ہم شخصیت کی تعریف یوں کر سکتے ہیں۔

"شخصیت ایسے مستقل، مستحکم اور قابل اعتبار اوصاف کا مجموعہ ہے جو خارجی اور داخلی ہیجانات کے جواب میں کرداری عمومی کیفیت میں ظاہر ہوتا ہے" اب تک شخصیت کے بیان میں دو جہتی کوششیں کی گئی ہیں۔

شخصیت کی اقسام (Types of Personality)

شخصیت کو بیان کرنے کی ابتدائی کوشش لوگوں کو قسموں میں تقسیم کرنا تھا اس تقسیم کی بدولت ہر فرد کو کسی نہ کسی قسم سے موسوم کیا گیا۔ مثلاً ساجیت پسند، انتہائی پسند، حاکمیت پسند یا محکومیت پسند وغیرہ۔ یہ تقسیمی نظریات کافی عرصہ تک عوام میں کشش کی بدولت مقبول رہے۔ ہمارا عمومی رجحان لوگوں کو لمبا یا چھوٹا، اچھا یا بُرا، گورا یا کالا، ہوشیار یا کوڑ مغز کہہ کر پکارنے کا ہے۔ محتاط جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ ایسا کرنے میں ہم اکثر مبالغہ آرائی کر رہے ہیں کسی بھی وصف کی انتہا بہت کم دیکھنے میں آتی ہے، اکثر لوگ نہ تو بہت زیادہ لمبے ہوتے ہیں اور نہ بہت چھوٹے نہ بہت اچھے اور نہ ہی بہت بُرے، نہ ہی بہت گورے اور نہ ہی بہت کالے ہمارا ایسا کہنا کسی فرد کے بارے میں ہماری پسند یا ناپسند کے انتہائی رویے کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کے باوجود تقسیمی نظریات ہمارے نفسیاتی تصورات اور اصطلاحات پر گہرا اثر رکھتے ہیں۔ چند تقسیمی نظریات کا مختصر جائزہ درج ذیل ہے۔

1۔ ابتدائی یونانی تقسیم (Early Greek Types of Personality)

شخصیت کی قدیم یونانی تقسیم بقراط نے 400 قبل مسیح میں اسی کیمیائی بنیاد پر چار قسموں میں بیان کی۔

1۔ دموی 2۔ بلغمی 3۔ صفراوی 4۔ سوداوی جو جسم میں چار قسم کی غالب رطوبتوں کو ظاہر کرتی ہے۔

1۔ دموی شخصیت میں خون کی زیادتی، گرمجوشی اور خوش دلی پائی جاتی ہے ایسی شخصیتوں کو رجائیت پسند، روشن خیال، معاون اور سرگرم سمجھا جاتا ہے۔

2- بلغمی شخصیت میں بلغم کی زیادتی ہوتی ہے اور اس وجہ سے اس میں سستی کاہلی اور سرد مزاجی پائی جاتی ہے۔

3- صفراوی شخصیت میں صفرا (زرد رطوبت) کی زیادتی کی وجہ سے غصہ کی زیادتی ہوتی ہے۔

4- سوداوی شخصیت میں سیاہ رطوبت کی زیادتی کی وجہ سے افسردگی، مایوسی، اداسی اور یاسیت پسندی پائی جاتی ہے۔

ایک مشہور ہم عصر کیمیادان نے جسمی کیمیا کو مزاج کی بنیاد ٹھہرانے کے نظریہ کی مخالفت کی ہے۔ جدید ماہرین کے مطابق رطوبتیں بہت سے افعال سرانجام دیتی ہیں

ولیم (William 1950) نے اخذ کیا کہ "ہر فرد کے اندرونی غدودوں (Endocrine glands) کی فعالیت منفرد نمونہ افعال پیش کرتی ہے اس کے خیال میں فرد کا مزاج غدودی رطوبتوں کی فعالیتوں کی ہم آہنگی (Endocrine Symphony) کا نتیجہ ہے۔

2- علم کاسہ سر کی تقسیم کا نظریہ شخصیت (Phrenology Theory of Personality)

انیسویں صدی کے دوران علم کاسہ سر کا قانون باقاعدہ سائنس کی حیثیت سے کافی مشہور و مقبول رہا شخصیت بہت سی لیاقتوں اور استعدادوں کا مرکب ہے جو کرداری محسوسات کی خاص قسموں سے متعلق ہیں اور ہر استعداد کا مرکز دماغ کے خاص علاقہ میں پایا جاتا ہے۔ اس کی رو سے کاسہ سر (کھوپڑی) کے ابھار یا ابھرے ہوئے ہر علاقہ کو کسی خاص استعداد کی علامت سمجھا گیا اور سر کی ساخت کی مناسبت سے شخصیت کا مطالعہ کیا گیا۔ مثلاً کھوپڑی کے پیندے کو عشق کا خانہ بتایا گیا۔ جن لوگوں کے دماغ کے نچلے حصہ میں یہ ابھار مشاہدہ کیا گیا۔ انہیں زندگی میں جنس مخالف کا دلدادہ، نرم خو خوش اخلاق اور خندہ جبین، ان کی صحبت میں خوش ان کا اعتماد جیتنے میں کامیاب اور ان کا دفاع کرنے میں بڑا جری اور بہادر پایا گیا (Olin 1910)۔

جدید تحقیقات ماہرین کاسہ سر کے نظریات کی تائید نہیں کرتیں۔ دماغی مقام بندی کی تقسیم صرف دماغ کے حسی، حرکی، رفتار وغیرہ کے وظائف کی نشاندہی کرتی ہے۔

3- علم قیافہ یا خدوخال کی تقسیم کا نظریہ

(The Types of Physiognomy in Personality Theory)

جسمانی اور نفسیاتی خصوصیات کے درمیان تعلق پر اب بھی یقین کیا جاتا ہے کہ بہت سے لوگ ابھی تک علم قیافہ پر یقین رکھتے ہیں چہرے کے خدوخال سے شخصیت کا اندازہ لگانا علم قیافہ کہلاتا ہے۔ تاریخی لحاظ سے برصغیر میں شخصیت کے اوصاف سے متعلق علم قیافہ پر مبنی بہت سے تعقلی جمود پائے جاتے ہیں پچھلی چند دہائیوں سے امریکہ اور یورپ میں بھی یہ تعقلی جمود بہت کثرت سے قبول کیے جا رہے ہیں مثلاً کالج کے طلبا کے چہروں سے ان کے خود اعتماد، خوش مزاج مہذب و متمدن ہونے کی شناخت کی گئی (Secord, Dukes and Bevan, 1954)

یونگ کی تقسیم کا نظریہ شخصیت (Jung's Types of Personality

یونگ کی شخصیت کی تقسیم اندروں بین (Introvert) بیروں بین (Extrovert) کے نام سے مشہور ہیں۔

1- اندروں بین (Introvert)

اندروں بین شخص باہری معروضی دنیا میں فعال حصہ لینے کی بجائے اپنی اندرونی خیالات اور تصورات کی دنیا میں مگن رہتا ہے اس کے

برعکس بیرون بین شخص سماجی تعامل اور احتیاجات کی بیرونی دنیا میں سرگرم رہتا ہے اندرون بین شخص زیادہ تخیلاتی غیر فعال، تنہا اور معاشرے سے کھچا رہتا ہے۔

2- بیرون بین (Extrovert)

بیرون بین شخص سماجیت پسند، فعال، معاون مددگار اور دوستانہ رویے کا حامل ہوتا ہے لیکن کوئی بھی شخص خالصتاً اندرون بین یا بیرون بین نہیں ہوتا۔ یہ دوجہتی تقسیم ایک خیالی دنیا میں رہنے والے اور ایک عملی شخص کے درمیان امتیازی تقسیم کے قریب تر نظر آتی ہے۔ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ بیرون بین شخص کی کھال موٹی اور سخت ہوتی ہے وہ تنقید سے لاپرواہ ہوتا ہے اور اپنے جذبات کا فطری اظہار کرتا ہے۔

3- دروں بین (Ambivalent)

دروں بین شخص میں اندرون بین اور بیرون بین دونوں کی علامات معتدل اور درمیانہ صورت میں پائی جاتی ہے جو ایک نارمل شخصیت کی عکاسی کرتی ہیں۔ دروں بین شخص حالات کے تقاضوں کے مطابق اپنے مسائل اور ضروریات کو پورا کرنے کے لیے نہ صرف ذاتی طور پر غور و فکر کرتا ہے بلکہ عملی طور پر خارجی دنیا میں فعال حصہ لیتا ہے اپنی سوچوں میں دوسروں کو شریک کرتا ہے اور دوسروں کی سوچ سے متاثر ہوتا ہے اسی طرح اپنے جذبات و احساسات بھی دوسروں پر تنقید کرتا ہے بلکہ اپنی ذات پر تنقید کروانے کا حوصلہ بھی رکھتا ہے اس طرح اپنی خوبیوں خامیوں سے آگہی پاتا ہے اور خود کو معاشرے کا ایک مفید صحت مند کارکن بناتا ہے۔

تحقیقات بتاتی ہیں کہ کوئی بھی نارمل شخص خالصتاً اندرون بین یا بیرون بین نہیں ہوتا بلکہ عوام الناس کی اکثریت دروں بین ہوتی ہے۔ اندرون بین اور بیرون بین کی دوجہتی تقسیم ایک خیالی اور عملی شخص کے درمیان امتیازی لائن کھینچتی ہے اور خیال و عمل سے بھرپور نارمل شخصیت دروں بین کو ظاہر کرتی ہے۔

5- کرٹچمر کی تقسیم کا نظریہ (Kretchsmer's Types of Personality Theory)

شخصیت کی ایک اور پسندیدہ تقسیم انشقاقی اور مدوری (Schizoid and Cycloid) ہے کرٹچمر نے اس تقسیم کے نام (1925) میں انشقاق ذہنی کے دو امراض شیزوفرینیا اور جنون و افسردگی کے ردعمل دیکھنے کے بعد رکھے انشقاقی شخص نارمل ہوتا ہے لیکن اس کا میلان شیزوفرینیا کی طرف ہوتا ہے جبکہ مدوری (Cycloid) شخص جذباتی، سرگرم، خارجی مہیجات کیلئے حاضر جواب اور متلون مزاج ہوتا ہے۔ انشقاقی (Schizoid) شخص خود مرکزی، تصوراتی، شرمیلا، سماجی سرگرمیوں میں حصہ لینے سے گریزپا بہت ہی سخت اور حساس ہوتا ہے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ تمام لوگ ان دونوں قسموں میں سے کسی ایک زمرے میں آتے ہیں لیکن یہ حقائق اور مشاہدات کے خلاف ہے مشاہدات سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر لوگ ان دونوں انتہاؤں کے درمیان پائے جاتے ہیں قسمی نظریات میں عموماً وہ اوصاف بیان کئے گئے ہیں جو حقیقی انسانوں میں نہیں پائے جاتے ہیں۔ مثلاً اندرون بین کا تصور ایک تنہائی پسند اور جذباتی طور پر حساس شخص کا ہے حقیقت میں دونوں اوصاف اندرون بین شخص میں اکٹھے بھی ہو سکتے ہیں۔ اور نہیں بھی ہو سکتیں۔ شخصیت کے اوصاف کی تجرباتی تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ شخصیت کی اقسام ان عناصر سے مل کر بنتی ہیں لیکن یہ عناصر خاص اور بنیادی نہیں ہیں۔

6۔ شیلڈن کی تقسیم کا نظریہ (Sheldon's types of Personality Theory)

ولیم ایچ شیلڈن (1977-1898) ایک میڈیکل ڈاکٹر اور پی ایچ ڈی تھا۔ اسے یقین تھا کہ لوگوں کی جسمانی تقسیم اور ان کی شخصیت میں گہرا تعلق پایا جاتا ہے۔ شیلڈن (1942) نے بیان کیا کہ لوگوں کو جسمانی تقسیم کے حساب سے تین قسموں میں بیان کیا جاسکتا ہے۔

Endomorphic جن کا وزن زیادہ مگر ہڈیوں اور عضلات کی نشوونما کمزور ہوتی ہے۔

Mesomorphic جو عضلاتی، مضبوط اور اتھلیٹ ہوتے ہیں۔

Ectomorphic جو دبلے پتلے اور کمزور ہوتے ہیں۔

شیلڈن نے ان جسمانی قسموں کے ساتھ ان کے متعلقہ اوصاف کے گروہ بھی پیش کئے مثلاً Endomorphic آرام پسند خوش خوراک، سماجیت پسند، خوش باش اور مطمئن ہوتے ہیں۔

Mesomorphic غصیلے، مہم جو اور خطرات پسند ہوتے ہیں۔

Ectomorphic اندرون بین خود شعوری اور حساس ہوتے ہیں۔

شیلڈن نے Mesomorphic کو Somatotonic کا نام دیا اور Ectomorphic کو Cerebrotonic کا نام دیا۔ شیلڈن نے جسمانی تقسیم اور شخصیتی اوصاف کی تقسیم میں اعلیٰ درجے کی شماریاتی ہم ربطی دریافت کی۔ لنڈزے اور ہال (Lindzey & Hall) (1978) نے بھی جسمانی ساخت اور شخصیت کے درمیان تعلق کو ثابت کیا جبکہ (Lubin1950) نے شیلڈن کے کام میں حسابی غلطی دریافت کی۔

شخصیت کے اوصاف کا نظریہ: (The Trait Theory of Personality)

لوگوں کو چند اقسام کے مطابق تقسیم کرنے کی بجائے اوصافی نظریہ لوگوں کو ان کے اوصاف کی تعداد کے مطابق تقسیم کرتا ہے بعض لحاظ سے اوصافی نظریہ تقسیمی نظریہ کے برعکس شخصیت کی تقسیم اوصافی سکیل کی تعداد کے مطابق کرتا ہے ہر سکیل جذباتی اوصاف کی نمائندگی کرتی ہے مثلاً ایک شخص کی جذباتی حساسیت کا تعین ایک سکیل پر کرتے ہیں اس کی اوعائی اور تعمیلی صفت کا تعین دوسری سکیل پر اور ایمانداری کا شخصیت کی وسطی تیسری سکیل پر ہے۔ انگریزی کی طرح ہماری مقامی زبانیں بھی اوصاف کے ناموں کا وافر ذخیرہ لئے ہوئے ہیں انہیں خاص اوصاف کہہ دینا کافی نہیں فرد کے وصف کے بے شمار طریقوں میں سے کوئی خاص طریقہ مرتب کرنا ہوگا۔

اوصافی نظریہ کی دو ذیلی قسمیں بہت مشہور ہیں۔

1- آلپورٹ کا شخصی میلانات کا نظریہ (Allport's Theory of Personal Dispositions)

2- کیٹل کا ظاہری بنیادی اوصاف کا نظریہ (Cattell's Theory of Surface & Source Traits)

آلپورٹ کا شخصی میلانات یا خود مختار اوصاف کا نظریہ

(Personal Dispositions or AutonomousTraits Theory of Allport)

گارڈن ڈبلیو آلپورٹ (Gordon W. Allport1961) نے ایک اوصافی نظریہ پیش کیا۔ اس کا نظریہ مقبول عام اوصافی نظریہ

سے مختلف ہے۔ اس نے اپنے نظریہ کو اوصاف کی اقسام میں ذاتی میلانات کا نام دیا جسکے بغیر اس نظریہ کو سمجھنا مشکل ہے۔ اس نظریے کے مطابق عام اوصاف اور شخصی یا ذاتی میلانات میں تمیز کرنا ضروری ہے۔ عام اوصاف کا لوگوں کے اوصاف کے مابین مقابلہ اور موازنہ کیا جا سکتا ہے جب ہم اوصافی سکیل پر لوگوں کے اوصاف کی پیمائش کرتے ہیں تو اس وقت ہم عام اوصاف کی پیمائش کر رہے ہوتے ہیں وہ عمومی اوصاف پر ذاتی میلانات کو ترجیح دیتا ہے جو کہ صرف اس فرد کے لئے مخصوص ہیں۔ اگر ہم دو لوگوں کا ایک وصف جانیں تو دونوں جارح ہو سکتے ہیں لیکن انفرادی تجربے اور اہلیت کی بناء پر ان میں سے ہر ایک کی جارحیت اپنے انداز کی ہوگی۔

آلپورٹ (Gordon W. Allport) نے عمومی اور ذاتی وصف کی پہچان کے لئے ایک اور طریقہ بیان کیا ہے جس میں میلانات کی مراتبی تنظیم کی جاتی ہے جو دوسرے لوگوں کی نسبت ایک فرد خاص کو زیادہ اہم محسوس ہوتی ہے اس مقصد کے لئے اس نے اوصاف کی درجہ بندی بنیادی یا ذاتی، مرکزی اور ثانوی اوصاف کے لحاظ سے کی جن لوگوں میں صرف ایک بنیادی یا ذاتی وصف غالب ہوتا ہے وہ اپنے اس ذاتی وصف کی بنا پر دنیا میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ اور ایسے ہی لوگ افسانوی یا تاریخی لحاظ سے حوالہ کی شخصیت ... جاتے ہیں جن کی ہم مثال دیتے ہیں۔ جب ہم یہ کہیں کہ فلاں شخص رستم ہے یا ہرکولیس جیسا طاقتور ہے یا نرگسی ہے یا شیخ چلی تو ہم اس کی ... کی تقسیم حوالہ کی شخصیت کے مشابہ قرار دے کر کرتے ہیں۔ ہمیں دوسروں سے توقع ہوتی ہے کہ وہ ایسی حوالہ کی شخصیات کی خصوصیات سے واقف ہیں۔

بہت سے لوگوں کے کچھ اوصاف مرکزی طور پر ان کی شخصیت کو بیان کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر ساجیت پسندی، حساسیت، مزندہ دلی وغیرہ مرکزی اوصاف ہیں کیونکہ ایسی چند اصطلاحات ایک فرد کی شخصیت نگاری کے لیے کافی ہیں آخر میں ثانوی اوصاف ایک فرد کی اضافی منفرد دلچسپیوں اور جوابی نمونوں کو ظاہر کرتے ہیں ان میں سے بیشتر کو اوصاف کی بجائے رویوں کا نام دینا زیادہ بہتر رہے گا۔

گارڈن آلپورٹ (Gordon W. Allport) کے یقین کے مطابق اس کے نظریات خصوصاً محرکات کی فعلی خودمختاری کے موقعہ پر زیادہ صاف اور واضح ہو جاتے ہیں اس کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ محرکاتی نظام جب تشکیل پا چکتا ہے تو تناؤ سے آزاد ہو کر شخصی محرک کردار کو ترغیب دے سکتا ہے اس طرح ہو سکتا کہ ایک کنجوس روپے پیسے کی محرومی کی وجہ سے پیدا ہونے والی تکلیف اور پریشانی سے بچنے کے لئے بہت زیادہ بچت کرنے لگا ہو اب اس کی موجودہ کنجوسی کا تعلق روپے پیسے کی کسی ضرورت سے نہ ہو اور اب بذات خود روپے پیسے میں اس کی دلچسپی بڑھ گئی ہو آلپورٹ (1960) کو یقین ہے کہ عام طور پر صحت مند لوگوں کا کردار ماضی کی اقدار اور دلچسپیوں کی بجائے موجودہ دلچسپی اور اقدار سے متحرک ہوتا ہے۔ وہ اسی لئے دوسرے لوگوں کے عمومی نظریہ اوصاف کی مزاحمت کرتا ہے انفرادیت کے ضمن میں بنیادی مرکزی اور ثانوی اوصاف کو شخصی میلانات کی صورت بیان کیا جا سکتا ہے۔

کیٹل کا ظاہری اور بنیادی اوصاف کا نظریہ

(Cattell's Theory of Surface & Source Traits)

عمومی اوصاف کا نظریہ کسی ترتیبی قانون کے بغیر مختلف پیمانوں پر ایک فرد کی وصفی حیثیت کو بیان کرتا ہے اگر ہم عام اوصاف کی فہرست میں سے اہم اوصاف منتخب کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو ہم ایک نفسی گراف یا اوصاف کے خاکہ میں ایک فرد کی شخصیت نگاری کر سکتے ہیں لیکن ایک باقاعدہ منتخب اوصاف کی فہرست بنانا مشکل کام ہے اس کے لیے سائنسی مگر طویل طریقہ "عنصری تحلیل" (Factor Analysis) کا ہے ہم متعدد لوگوں سے کسی کے بارے میں بہت سے اوصاف کی درجہ بندی کر کے سکور حاصل کرتے ہیں اور یکساں اوصاف کو ایک گروہی

شکل میں ایک نام سے موسوم کرنے کے لیے ہمیں خاص مہارت کی ضرورت ہوتی ہے۔

محققین میں سے رے مونڈ بی کیٹل (Raymond B Cattell) نے اس طریقہ سے کراس قدر حقائق جمع کئے اور ان کی عنصری تحقیق بھی کی۔ آلپورٹ اور اوڈبرٹ۔ (Allport and Odbert1936) نے 171953 انگریزی الفاظ ایک شخص کے کردار کو دوسرے سے فرق کرنے کے لئے استعمال کئے۔

شخصیت کے جدید نظریات

فرائڈ کا نظریہ شخصیت - نفسی حرکی نظریہ

(Freud's Theroy of Personality/Psychodynamic Theory)

سگمنڈ فرائیڈ (1856-1939) نے انسانی شخصیت کی انقلابی وضاحت کی اس کے نظریہ کو تحلیل نفسی کا نظریہ کہا جاتا ہے یہ نظریہ شخصیت کی ساخت اور نشوونما کو بیان کرتا ہے۔

فرائیڈ نے انسانی ذہن کا ایک جامع نظریہ پیش کیا اسے یقین تھا کہ نفسیاتی صحت سے قطع نظر اس نظریہ کا تمام لوگوں پر اطلاق ہوتا ہے اس نے انسانی ذہن (Psyche) کو تین علیحدہ عناصر میں تقسیم کیا جو باہم تعامل کرتے ہیں۔

i۔لاذات(Id)   ii۔ذات یا انا(Ego)   iii۔ فوق الانا (Superego)

لاذات اور فوق الانا دونوں ہی لاشعوری ہیں لیکن ان کا رویہ دارومدار پر ہوتا ہے انا ذہن کا وہ حصہ ہے جس کا براہ راست تعلق حقیقت سے قائم رہتا ہے فرائیڈ کے مطابق ایک نوزائدہ بچے کے پاس صرف لاذات (ID) ہوتی ہے۔ ذہن کے بقایا دونوں حصے بعد میں بنتے ہیں لاذات اصول لذت پسندی کے تحت کام کرتی ہے۔ اس کا تقاضہ ہے کہ ہر تحریک یا جلت فی الفور تسکین پا جائے۔ فرائیڈ کے مطابق انا (Ego) اصول حقیقت پسندی کے تحت کام کرتی ہے اس کی کوشش ہوتی ہے کہ یہ عمل اور لاشعور کے مابین توازن قائم رکھے جب بچہ بالغ ہوتا ہے تو معاشرتی اصول اس کی شخصیت میں ضم ہو جاتے ہیں اور وہ لاشعور پر فائق شے یعنی فوق الانا تشکیل کر لیتا ہے جس میں معقولیت، فرض ضمیر اور ذمہ داری کے تحت احساسات پائے جاتے ہیں۔

فرائیڈ کے مطابق بالغ ہونے تک نشوونما کے پانچ مدارج ہیں مثلاً

i۔ دہنی درجہ (Oral stage)   ii۔ مبرزی درجہ (Anal Stage)   iii۔ جنسی درجہ (Phallic stage)

iv۔ اخفا کا عرصہ (Latencyperi od) اور تناسلی درجہ (Genital Stage)

دہنی درجہ (Oral Stage)

فرائڈ کے مطابق بچے کی زندگی کے پہلے سال کے دوران جنسی لذت کا مرکز منہ ہوتا ہے کیونکہ بچے کے لئے خوراک لینے کا واحد ذریعہ چوسنے کا عمل ہے۔

مبرزی درجہ (Anal Stage)

بچے کی زندگی کے دوسرے سال کے دوران اگلا درجہ مبرزی شروع ہو جاتا ہے جس میں بچہ ارادی طور پر اپنا پیشاب پاخانہ کنٹرول کرتا

شروع کردیتا ہے نتیجتاً بچہ حاجت روک کر یا حاجت رفع کر کے جنسی تسکین حاصل کرتا ہے۔

جنسی درجہ (Phallic Stage)

اس درجہ کی وسعت تین سے پانچ یا چھ سال تک ہے اس عرصہ کے دوران بچے کی حیاتی لذت مشت زنی (Masterbation) یا اپنے جنسی عضو کو پکڑنے پر مرکوز ہوتی ہے۔

اخفاء کا عرصہ (Latency Period)

تیسرے درجے کے بعد اخفاء کا دور شروع ہو جاتا ہے جو پانچ یا چھ سال کی عمر سے بلوغت تک رہتا ہے یہ عرصہ نفسیاتی جنسی نشوونما کا عرصہ ہے مگر اس دور میں جنسی تحریکات پس منظر میں مخفی رہتی ہیں اور بچہ سماجی وقوفی مہارتوں کی وسیع آموزش میں مصروف رہتا ہے۔

تناسلی دور (Genital Stage)

یہ نشوونما کا آخری دور ہے اس میں بچہ بالغ ہو جاتا ہے اور لذت کا مرکز جنسی محبت بن جاتی ہے۔(Dependency) کے احساسات اور ایڈی پس کے احساسات جو اب تک خفتہ تھے بیدار ہو جاتے ہیں ایڈی پس کمپلکس (Oedipus Complex) کے تحت لڑکا اپنے باپ کو رقیب سمجھنے لگتا ہے اور لڑکی الیکٹرا کمپلکس (Electra Complex) کے تحت ماں کو اپنا رقیب سمجھنے لگتی ہے۔

ٹالمین کا وقوفی نظریہ (The Tolman's CognitiveTheory)

ایڈورڈ سی ٹالمین (1971) ایک کرداری ماہر تھا۔ اس نے آموزش کی تحصیل کے لئے مہیج ردعمل کا نظریہ پیش کیا اس نے حسی اعضاء سے (دماغ میں) آنے والے پیغامات (Incoming calls from sense organs) اور دماغ سے اعضاء تک جانے والے پیغامات (Outgoing messages to the muscles) کو ٹیلیفون کے سوئچ بورڈ (Switch board) کی مثال سے سمجھایا اس نے ٹیلیفون ایکسچینج (Exchange) سے آموزش کا موازنہ کر کے بتایا کہ آموزش ایک map control کمرے جیسی جگہ پر واقع ہوتی ہے اس نے 1932ء میں اپنی کتاب "Purposive behaviour in Animal & Men" میں واضح کیا کہ آموزش کی بنیاد شرطیت کی نسبت زیادہ تر فہم و ادراک (Understanding) پر ہے۔ اس کے خیال میں انسان اور جانور اپنی زندگی میں بے شمار چیزیں تقویت (Reinforcement) سے سیکھتے ہیں۔ تقویت آموزش حاصل کرنے کے لئے ایک انعام ہے جبکہ آموزش کے حصول کی تسکین بذات خود ایک انعام ہے۔

یہ نظریہ نہ صرف آموزش بلکہ شخصیت کے مطالعہ کے لئے بھی موزوں ہے کیونکہ ٹالمین کے مطابق ہمارا بیشتر کردار وقوفی آموزش کا مرہون منت ہے۔ ٹالمین نے اپنے وقوفی نقشوں کا تصور بہت سے تجربات کے ذریعے پیش کیا نقشہ بنانے کی یہ قابلیت ہماری روز مرہ زندگی کے مسائل حل کرنے میں قطعی اور فیصلہ کن ہے وقوف رکھنے والوں کے لئے مقصد بہت اہم ہوتا ہے اور انہیں اس کے حصول تک پہنچنے سے روکا نہیں جا سکتا۔

ٹالمین کے مطابق فرد تمام عمر سیکھتا رہتا ہے اس کے کردار کی تشکیل آموزش سے ہوتی ہے جس میں وقوف آموزش کے لیے پہلا درجہ ہے کسی کام کی آموزش بھی وقوف کے بغیر ممکن نہیں۔

نیل ملر اور جان ڈالرڈ کا نظریہ (Neal Miller & John Dollard's Theory)

نیل ملر اور جان ڈالرڈ نے یونیورسٹی ییل (1950, Yale University) میں کرداری اور فرائیڈ کے نظریہ میں موافقت پیدا کرنے کی کوشش کی انہوں نے فرائیڈ کے بحث کردہ مسائل ہل (Hull) کے آموزش کے نظریہ کے طریق کار کی قوت کو سراہا اور ان دونوں کو اکٹھا کرنے کے لئے سوچ بچار کی درحقیقت دونوں کے نظریات کے درمیان مشابہت کے چند مضبوط نکات پائے جاتے ہیں ہل کے آموزشی نظریہ کی طرح فرائیڈ کا نظریہ "تناؤ میں کمی" (Tension roduction) کا نظریہ تھا۔ دونوں کے خیال میں ایک فرد یا عضویہ غیر تسکینی تحریکات سے پیدا ہونیوالے تناؤ کو کم کرنے کے لئے ایکٹنگ کرتا ہے۔ اس کے علاوہ دونوں قسم کے نظریات ابتدائی اموزش کی اہمیت پر زور دیتے ہیں اور یہی بچپن کی آموزش بعد کی زندگی میں فرد کے افعال کو متعین کرتی ہے۔

ڈالرڈ اور ملر کا فرائیڈ کے نظریات کو تجرباتی آموزش کی اصطلاح میں ترجمہ کرنا فیصلہ نہ کرسکنے کی ذاتی خصوصیات کی دلچسپ مثال ہے انہوں نے کہا کہ زود فکری سے شادی کا جلد فیصلہ کرنیوالا اسے آخری لمحہ میں کینسل کر دیتا ہے کہیں ایسا نہ ہو جائے کہیں ویسا نہ ہو جائے سوچنے والا ڈگمگاتے کردار کا کیا کہنا۔ دنیا میں ایسے درجنوں عاشق نظر آتے ہیں جو آخر مدت تک شک میں مبتلا رہنے کے باوجود آگے بڑھتے ہیں اور شادی کے لیتے ہیں۔

نیل ملر نے جانوروں پر تحقیق کرکے چار اصول وضع کئے جو مندرجہ بالا کشمکش صورت حال کو سمجھنے میں مدد دیتے ہیں یہ اصول درج ذیل ہیں۔

1۔ فرد جتنا زیادہ اپنے مقصد یا منزل کے قریب ہوتا ہے۔ اتنا ہی زیادہ مطلوبہ مقصد یا منزل تک پہنچنے کا رجحان اور ارادہ قوی ہو جاتا ہے اسے رسائی کا تناسب کہا جاتا ہے۔

2۔ گریز کا تناسب بھی اسی طرح کا ہوتا ہے کوئی شخص جتنا زیادہ ڈراونی چیز کے قریب ہوگا اتنا ہی زیادہ اس ڈراونی چیز سے دور بھاگنے یا گریز پائی کا رجحان مضبوط ہو جائیگا۔

3۔ گریز پائی کا رجحان رسائی کے رجحان کی نسبت زیادہ تیزی سے بڑھتا ہے یہ کہا جاسکتا ہے کہ گریز کا تناسب رسائی سے زیادہ ہوتا ہے

4۔ رسائی اور گریز دونوں کے رجحانات میں تحریکات کی قوت کے ساتھ ساتھ تبدیلی ہوتی ہے اس طرح کہا جاسکتاہے کہ ایک طاقتور تحریک رسائی اور گریز کے تناسب کو بڑھا دیتی ہے۔

پاکستانی ماہرین نفسیات کی خدمات

(Contribution of Pakistani Psychologists)

پاکستان میں نفسیات کے بنیادی موضوعات خصوصاً شخصیت پر تحقیقی کام بہت ہی کم ہوا ہے چند ایک مشہور شخصیت کی آزمائشوں (Personality Test) کو ملکی معیار کے مطابق بنانے (Adaptation) کے سلسلہ میں جو کام ہوا اُن میں مندرجہ ذیل ماہرین نفسیات کی خدمات قابل ذکر ہیں۔

1۔ شخصیت کی پیمائش اور ٹیسٹنگ کے عمومی ایریا میں ڈاکٹر حامد شیخ کی خدمات بہت زیادہ ہیں انہوں نے شخصیت کی آزمائشوں کے علاوہ

بہت سی آزمائشوں اور خصوصاً ایم ایم پی آئی کو مقامی بنایا۔ ڈاکٹر حامد شیخ ٹیسٹنگ کے میدان میں قومی اور بین الاقوامی سطح پر مانے ہوئے ممتاز ماہر نفسیات ہیں۔ ایک ربع صدی سے زیادہ عرصہ تک انھوں نے قومی اداروں اور تنظیموں کے لیے وسیع پیمانے پر کارکنوں اور ملازمین کی بھرتیوں اور انتخاب کے لیے شخصیت کی پیمائش کی۔

-2 ڈاکٹر شفیق مرزا ایک مشہور پاکستانی ماہر نفسیات ہیں جنھوں نے شعبہ اطلاقی نفسیات پنجاب یونیورسٹی، لاہور کے اشتراک سے بہت کام کیا۔ ڈاکٹر شفیق مرزا نے مشہور امریکی تحقیقی آزمائش ایم ایم پی آئی (The Minnessotta Multiphasic Personality Inventory) کا ترجمہ کیا اور پاکستانی کلچر کے لحاظ سے مقامی بنایا۔ بنیادی طور پر یہ آزمائش Mckinley اور Hathaway نے 1951 میں تیار کی تھی جبکہ یہ آزمائش آج بھی ہیجانی عوارض اور شخصیت کے اوصاف کی پیمائش کے لیے اس طرح سے کی جاتی ہے:۔

-i چار سکیلوں پر اس ٹیسٹ کی مجموعی صحت (Validity) کو جانچا جاتا ہے۔

-ii دس سکیلوں پر خصوصی اوصاف کو جانچا جاتا ہے۔

-iii نفسیاتی آزمائشوں اور بالخصوص شخصیتی پیمائش کے سلسلے میں ایک اور مشہور نام پروفیسر عبدالحئی علوی کا ہے۔ پروفیسر علوی کے بے شمار شاگرد ہیں اور ان کے کام کی تفصیل اتنی زیادہ ہے کہ یہاں بیان نہیں ہو سکتی۔

شخصیت کی معروضی آزمائشیں (The objective tests of personality)

معروضی آزمائشوں کے جوابات عموماً مختصر تحریری ہوتے ہیں۔ یہ آزمائشیں معیاری سوالات کی فہرست پر مشتمل ہوتی ہیں ممکنہ مختصر جوابات عام طور پر صحیح غلط ہاں، نہیں یہ نہیں سکتا مکمل کریں یا کثیر انتخابی قسم (Multiple Choice Type) کے ہوتے ہیں ان آزمائشوں میں سوالوں کا جواب ایک یا دو لفظ میں سے زیادہ نہیں ہوتا آپ کو تکمیلی سوالات کے علاوہ تمام پر صرف (✓) نشان لگانا ہوتا ہے مثلاً صحیح کے لیے 'ص' پر یا غلط کے لیے 'غ' پر اور نہیں کے لیے (×) تکمیلی سوالات کا جواب ایک یا دو لفظوں میں مکمل کرنا ہوتا ہے محققین ان آزمائشوں سے نتائج اخذ کر کے ترجمانی کے وقت تخلیلی آزمائشوں کی نسبت کم موضوعی (Subjective) ہوتا ہے اور اسے اتنی تربیت اور مہارت کی ضرورت نہیں ہوتی جتنی کہ تخلیلی آزمائشوں کے لیے ہوتی ہے اس کے باوجود اس کے اصول اتنے پختہ نہیں سائنسی اصطلاح میں یہ آزمائشیں صحت اور اعتبار کے لحاظ سے تخلیلی آزمائشوں سے بہتر نہیں۔

شخصیت کی پیمائش کے لئے وسیع پیمانے پر استعمال ہونے والی آزمائشیں درج ذیل ہیں۔

ایم ایم پی آئی (MMPI)

(The Minnesota Multiphasic personality inventory)

مینے سوٹا میڈیکل سکول کے جے سی مکنلے (JC Mckinley) اور سٹارک آر ہتھاوے (Starke R. Hathaway) نے نفسیاتی طبی تشخیص کی معیار سازی کے لئے ایک ہزار سے زیادہ سوالات پر مشتمل ایک سوالنامہ بنایا اور یہ سوالنامہ ذہنی مریضوں اور صحتمند لوگوں سے پُر کروایا 1930 کے اواخر میں 566 سوالات سے شروع کیا پھر ایسے 550 سوالات رہنے دیے جن سے صحت مندوں اور مریضوں کے درمیان صحیح پہچان ہوتی تھی۔

ایم ایم پی آئی پر اتنی تحقیق ہوئی کہ 1976 تک ایم ایم پی آئی پر صرف امریکی ادب میں 3500 حوالے اکٹھے ہو گئے اینسٹیسی (Anastasi, 1976) جبکہ یہ سوالنامہ اب بھی ہیجانی خلل کی تفتیش کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور شخصیت کی عام پیمائش کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جوابات کی دو طرح سے تعین کی جاتی ہے۔ ٹیسٹ دینے والے کے جوابات کی مجموعی طور پر صحت (Validity) چار سکیلوں پر معلوم کی جاتی ہے اور دس کلینکل سکیلوں پر خصوصی اوصاف کی پیمائش کی جاتی ہے۔

تمام تر مشہوری اور وسیع استعمال کے باوجود ایم ایم پی آئی آزمائش تنقید سے نہیں بچ سکی پہلا معیار سازی کا نمونہ بہت ہی چھوٹا لیا گیا اور آزمائش در آزمائش صحت (Test Retest Validity) بھی تقریباً صفر رہی (سیموئیل 1981) یہ ٹیسٹ کلینکل لیبارٹری کے لئے بنا گیا تھا لیکن زیادہ تر کلینک سے باہر ہی استعمال کیا گیا پنجاب یونیورسٹی، لاہور میں اطلاقی نفسیات اور کلینکل سائیکالوجی ڈیپارٹمنٹ نے ایم ایم پی آئی کی پاکستان کے مطابق معیار سازی کی ہے۔

(16 Personality Factors) -16 PF

کیٹل کا 16PF سوالنامہ (1965,1973) شماریاتی طریقہ سے عنصری تحلیل کے ذریعہ سولہ بنیادی اوصاف کی فہرست پر مشتمل تھا عنصری تحلیل کے ذریعے اونچی باہم ربطی کی مدت کی گروہ بندی کی گئی اور اس مدت کے گروہ کو ایک عامل (Factor) کا نام دیا گیا کیٹل کے مطابق شخصیت کے بیان میں سولہ عوامل (16 Factors) بہت اہم ہیں۔ ان عوامل سے پتہ چلتا ہے کہ کوئی شخص کتنا مستعد یا معتدل ہے۔ کتنا ثابت قدم یا ہیجانی ہے اور کتنا ذہین ہے۔ نقادوں نے کیٹل پر الزام لگایا ہے کہ وہ بنیادی اوصاف کی دریافت اور ان کے نام رکھنے میں غیر مستقل تھا اور اس کی سکیلز کردار کی صحیح پیش گوئی نہیں کرتیں۔ تاہم کیٹل اپنے طریقوں کو متواتر بہتر بنانے کی کوشش میں لگا رہا اور اس کا ٹیسٹ بعض موضوعات پر خاصہ تعریف کے قابل ہے (Sanwal 1981)۔

سی پی آئی (کیلیفورنیا سائیکولوجیکل انوینٹری)

CPI: The California Psychological Inventory

ایم ایم پی آئی کے تصور کی طرح سی پی آئی کیلیفورنیا سائیکولوجیکل انوینٹری خاص طور پر نارمل لوگوں کے اوصاف کی پیمائش کے لیے بنائی گئی تین Validity Scales کے علاوہ چودہ ذیلی سکیلیں بنائی گئیں جن سے حاکمیت، خود قبولیت، ذمہ داری، خود انضباطی وغیرہ کے سکور کا پتا چلتا ہے۔

ایم ایم پی آئی کی طرح یہ ذیلی سکیلیں معیاری گروہوں پر بنائی گئیں سی پی آئی کے معیاری گروہ ان لوگوں پر مشتمل تھے جن کے ساتھیوں نے انہیں ٹیسٹوں کے مطابق طاقتور کہا تھا۔ ماہر تجزیہ نگاروں کے مطابق ٹیسٹ صحیح پیش گوئی کرتا ہے کہ لوگ اہم موقع پر کیا کریں گے اور دوسرے لوگ انہیں کیا سمجھیں گے۔

ای پی پی ایس (The Edward's Personal Preference Scale)

سی پی آئی کی طرح یہ سکیل نارمل جوابی رجحانات کی پیمائش کرتی ہے۔ یہ سکیل لوگوں کی غالب ضروریات اور محرکات کی خصوصیات بیان کرنے کے لئے بنائی گئی ہے جو مرے (Murray) کی بنیادی ضروریات کی فہرست میں پائی جاتی ہیں مثلاً تحصیل، وفاع، تربیت، نمائش،

خود اختیاری وغیرہ اس ٹیسٹ کو بناتے وقت ایڈورڈ 1954 بہت سی شخصیتی آزمائشوں میں پائے جانے والے تعصب سے بچنا چاہتا تھا۔ وہ ممکنہ تعصب یہ تھا کہ معمولوں کا رجحان تھا کہ وہ ایسے جواب دیں جن سے وہ سماجی طور پر پسندیدہ نظر آئیں نتیجتاً Edwards Personal preference Scale میں لوگوں کو سوالات کے 225 جوڑوں میں سے ہر جوڑے میں ایک کو منتخب کرنا تھا۔ تحقیق کے مطابق ہر جوڑ اوصاف یکساں پسندیدگی کا حامل تھا اگرچہ اس کی صحت کو اتنی تندہی سے معلوم نہیں کیا گیا جتنی کہ ماہرین نفسیات (EPPS) کو مشاورتی حالات میں کامیاب سمجھتے ہیں۔

1960 کے بعد سے پاکستان میں اس شخصیتی شیڈول کو بہت زیادہ استعمال کیا جا رہا ہے اس کا زیادہ تر استعمال آرمی، سول اور ایجوکیشن کے میدان میں بھرتی کے وقت کیا جاتا ہے۔ کافی عرصہ پہلے اس ٹیسٹ کی اردو میں معیار سازی بھی کی گئی ہے۔

اے سی ایل (The Adjective Check List)

یہ ایک بہت سادہ ہمہ دان معروضی ٹیسٹ ہے ACL (Gough, 1960) تین سو صفات پر مشتمل ہے۔ ان صفات کو حروف ابجد کے لحاظ سے ترتیب دیا گیا اکثر لوگ شخصیات کے بیان میں ان صفات کا استعمال کرتے ہیں کسی کی شخصیت کی تخمین کاری کرتے وقت تخمین کار ان صفات کی چیک لسٹ سے وہ صفات چن لیتا ہے جو زیر تخمین شخص کی شخصیت سے مطابقت رکھتی ہیں۔ ACL کو اپنی شخصیت کے بیان میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے اور اپنی شخصیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

شخصیت کی تحلیلی آزمائشیں

(The Projective Tests of Personality)

شخصیت کی تحلیلی آزمائشوں سے مراد وہ آزمائشیں ہیں جو یہ دریافت کرتی ہیں کہ ایک شخص شعوری اور لاشعوری سطح پر کیا سوچتا ہے اور کیسے سوچتا ہے یہ آزمائشیں ان آزمائشوں کے الٹ ہیں جو مختصر جواب میں اعلیٰ درجے کے انفرادی جوابات حاصل کرنے کے لئے بنائی گئی ہیں تحلیلی آزمائشیں مہیجات کا معیاری ٹیسٹ استعمال کرتی ہیں۔ مثلاً نامکمل جملے، تصویریں، سیاہی کے دھبے جو مبہم اور غیر واضح ہوتے ہیں۔ ان ٹیسٹوں پر دیے گئے جوابات صحیح یا غلط نہیں ہوتے بلکہ ٹیسٹ دینے والے کی شخصیتی خصوصیات کو ظاہر کرتے ہیں۔ معروضی ٹسٹوں کے برعکس یہ غیر ساختی (Unstructured) ہوتے ہیں۔ ان ٹیسٹوں کی تصویروں اور الفاظ میں ابہام پایا جاتا ہے ان کے سوالات کے جواب میں ٹیسٹ دینے والا اپنی مرضی کے مطابق ٹیسٹ کے مواد اور سامان کی ترجمانی پیش کرتا ہے ممتحن اس کے جوابات سے اسکی شخصیت کے بارے میں چھپے اشارات کا سراغ لگاتا ہے۔

اس طرح تحلیلی آزمائش میں ٹیسٹ کا سامان ایک قسم کا تصویر لینے کا پردہ (Screen) ہے جس میں ٹیسٹ دینے والا اپنی خصوصیات، ضروریات، خواہشات تشویش اور کشمکش وغیرہ منعکس کرتا ہے۔ (Anastasi 1976) اس طرح ان آزمائشوں کو غیر معالجی مشاورت یعنی تعلیمی اور پیشہ وارانہ مشاورت کی نسبت زیادہ تر لوگوں کے علاج معالجہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔

شخصیت کی چند مشہور تحلیلی آزمائشیں درج ذیل ہیں۔

1۔ راٹر کے نامکمل جملوں کو مکمل کرنا(RISB)

(The Rotter Incomplete Sentences Blank)

شخصیت کی پیمائش کے لئے ایک ماہر نفسیات فرد کو نامکمل جملوں کا ایک سلسلہ مکمل کرنے کے لئے دیتا ہے جو اس طرح شروع ہو سکتے ہیں۔

جب میں کسی دعوت میں گیا ہوں تو ....

میری امی ....

میرے بچے ....

اگر میری مرضی ہوتی .... وغیرہ۔

یہ جملے مکمل کرنے کا طریقہ ایک لچکدار طریقہ ہے۔ جسے بہت سے مختلف حالات میں پیش کیا جا سکتا ہے عام طور پر ماہر نفسیات ان جوابات کی ترجمانی کے لیے اپنے کلینکی تجربہ پر انحصار کرتا ہے لیکن RISB کی ترجمانی لئے کچھ معیار بھی بتائے گئے ہیں۔

روشاہ سیاہی کے دھبوں کی آزمائشیں (The Rorschach Inkblot tests)

اس ٹیسٹ میں استعمال ہونے والے دھبے ہی ہیں جو سوئزرلینڈ کے سائیکاٹرسٹ ہرمن روشاخ (The swiss Psychiatrist Herman Rorchah) نے 1921 میں بنائے تھے سیاہی کے دھبوں کا نمونہ ان کے علاوہ اور کہیں نہیں چھپا۔ ٹیسٹ دینے والے روشاہ کے دو معیاری دھبے چند ایک یا سب کے سب دکھائے جاتے ہیں اور ان سے کہا جاتا ہے کہ وہ بتائیں انہیں ہر دھبے میں کیا نظر آ رہا ہے مشاہدہ کرنے والے ممتحن سے یہ امید کی جاتی ہے کہ وہ معمول کے جوابات کو خواہ وہ ریمارک کی صورت میں ہو یا کسی ہیجانی اظہار کی صورت میں ہوں ریکارڈ کرے گا اور پھر ممتحن نہایت پیار بھرے نفسیاتی ماحول میں معمول سے اس کے جواب کی وضاحت کرائے گا۔ بعد میں معمول کے جوابات کا تجزیہ کیا جائیگا اور کئی جہتوں پر اس کے سکور لگائے جائیں گے مثلاً

مقامیت(Location)

معمول نے دھبے کے کس حصے سے متعلق بات کی مکمل دھبے کی بات کی یا اس کے کسی حصہ کی اور کس حصہ کی بات کی

اسباب(Determinants)

کیا معمول نے دھبے کے رنگ کے بارے میں بات کی یا شکل کے متعلق بات کی یا پھر حرکت کے بارے میں بات کی۔

دھبے کی اشیا(Contents)

دھبے کی اشیا کے بارے میں معمول نے کیا بتایا کیا اس نے دھبہ میں جانور کی شکل دیکھی یا انسان کی؟ یا اس میں بہت سے لوگوں کی شکل دیکھی یا یہ شکل اسے بہت عجیب لگی۔ روشاخ ٹیسٹ کی Reliability & Validity کے بارے میں بہت سے سوالات کئے گئے ٹیسٹ دینے والے کے بہت سے جوابات کا تعلق اس کی عمر، ذہن اور تعلیم سے ہوتا ہے بلاشبہ یہ شخصیت کی خالص پیمائش کو متاثر نہیں کرے گا۔ (Anastasi 1976) اس پیمائش پر تجربے کے اثرات بھی ہو سکتے ہیں اگر آپ ایئرپورٹ کے قریب رہتے ہیں تو آپ کو ہر وقت جہاز ہی نظر آئیں گے (Sundberg, 1977)۔

روشاخ سیاہی کے دھبوں کی آزمائشیں بکثرت استعمال ہو رہی ہیں یہ افراد کے وقوفی انداز یا تنظیمی انداز کی پیمائش کے لئے نہایت مفید طریقہ ہے اور ماہرین طب (Clinicians) کے لئے ایک ساختی انٹرویو کا کام دیتا ہے۔ (Godfried, stricher and Weiner)

ہالٹزمین سیاہی کے دھبوں کا طریقہ (The Holtzman Inkblot Technique)

ہالٹزمین (1961) کا یہ طریقہ دو فارموں پر مشتمل ہے اور ہر فارم پر 45 دھبے بنے ہوئے ہیں روشاخ ٹیسٹ میں کثیر مقدار میں جوابات کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ جبکہ روشاخ ٹیسٹ کے برعکس ہالٹزمین کے ٹیسٹ میں معمول سے کہا جاتا ہے کہ وہ ہر کارڈ پر صرف ایک جواب دے روشاخ ٹیسٹ کی تخمین کاری کے طریقوں کی نسبت ہالٹزمین کا سکورنگ سسٹم زیادہ معروضی ہے۔

تظلیلی آزمائشوں کا استعمال کلینکل سائیکالوجسٹس کے ہاں بکثرت ہو رہا ہے۔ ان آزمائشوں سے نتائج اخذ کرنا سائنس کی نسبت ایک فن زیادہ ہے جس کے لئے تجربہ کی بہت ضرورت ہے۔ تربیت یافتہ ماہر کلینکل سائیکالوجسٹ ان آزمائشوں کے ذریعے بہت مفید معلومات دے سکتے ہیں ہالٹزمین سیاہی کے دھبے روشاخ سیاہی کے دھبوں کی ایک ترمیمی شکل ہے۔

داستانی ادراکی آزمائش (Thematic Apperception Test TAT)

یہ آزمائش 1935 میں مرے (Murray) نے ہارورڈ یونیورسٹی میں بنائی۔ ٹی اے ٹی میں معمول کو تصویر دیکھ کر کہانی بنانا ہوتی ہے جس میں معمول بیان کرتا ہے کہ تصویر میں لوگ کیا سوچ رہے ہیں اور کیا کر رہے ہیں اور اس سے پہلے کیا ہو رہا تھا اور آگے کیا ہوگا؟ ٹی اے ٹی میں معمول کو تصویری کارڈز کا ایک سلسلہ دکھایا جاتا ہے۔ معمول جو کچھ کہانیوں میں بیان کرتا ہے اس کا تجزیہ اس کے مطابق کیا جاتا ہے کہ معمول نے کس قسم کی شخصیت کا تماثل (Identification) پیش کیا ہے اس کی کیا خصوصیات اور بنیادی ضروریات جتائی ہیں کونسے ماحولی دباؤ کو زیادہ اہم قرار دیا ہے کہانی کا مکمل پلاٹ کیا ہے معمول نے اس سے آخر کار کیا نتیجہ نکالا۔

ٹی اے ٹی کی بہت سے مقاصد مثلاً بچوں کی پیشہ وارانہ مشاورت اور رویوں کی پیمائش کے لئے شرکاء کا سروے کرنے کے لئے ترمیم کی گئی ہے ایک تحقیق میں چار مختلف عمر کے بالغ لوگوں کی تصویر بطور خاص یہ دکھانے کے لئے لی گئی کہ درمیانی عمر کے لوگ خاندان میں اپنی عمر کا کیا رول سمجھتے ہیں۔ روشاخ ٹی اے ٹی اور دوسری تظلیلی آزمائشوں مثلاً جملوں کا مکمل کرنا اور لفظی تلازمی آزمائش میں نتیجہ اخذ کرتے وقت شخصیت کی تعبیر اور ترجمانی میں کچھ مسائل درپیش ہیں۔ چونکہ ان آزمائشوں کے جوابات اتنے بے قید ہوتے ہیں کہ ترجمانی کا انحصار کسی حد تک محقق یا ماہر نفسیات کی موضوعی تخمین (Subjective assesment) پر ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ ایک ہی آزمائشی اجلاس اور دوسرے کے درمیان تظلیلی آزمائشوں کے نتائج کی اعتباریت (Reliability) اور صحت معلوم کرنا مشکل ہے۔

انٹرویو کے طریقے (The Interview Techniques)

انٹرویو رو برو یا بالمشافہ لوگوں سے آمنے سامنے بات چیت کے ذریعے ان کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا ایک باوثوق ذریعہ ہے۔ براہ راست اور زبانی سوال پوچھ کر ہمیں نہ صرف مطلوبہ معلومات کے بارے میں بنیادی جواب مل جاتا ہے بلکہ ان کے جوابات کی وضاحت بھی مانگ لیتے ہیں اور ان کی درجہ بندی بھی کر لیتے ہیں زبانی لفظی اور صوتی جوابات کے ذریعے شخصیت کے دوسرے متعلقہ پہلو بھی زیر غور آتے ہیں۔ مثال کے طور پر شوق، خلوص اور اعتماد وغیرہ انٹرویو میں اہم عوامل ہیں اس کے علاوہ ہم دیکھ سکتے ہیں کہ بات کرتے ہوئے

انٹرویو لینے والے کا رویہ ہمارے ساتھ کیسا ہے انٹرویو دیتے وقت انٹرویو لینے والے کے سوالوں کا جواب براہِ راست اور آسانی سے دے رہا ہے آنکھوں میں آنکھیں ڈالنے سے جھجکتا ہے۔ پُرسکون اور خود آرا محسوس ہوتا ہے وہ کیسا نظر آتا ہے کیا انٹرویو لینے والا اس کو تو کل توجہ سمجھ رہا ہے کیا اس نے صاف ستھرا موزوں لباس زیب تن کر رکھا ہے۔

انٹرویو کئی قسم کے ہوتے ہیں اور اپنی قسم اور طریقوں کے اعتبار سے مختلف ہوتے ہیں ان میں سے ایک معیار سازی کی مقدار ہے انٹرویو کی ایک اور قسم ساختی انٹرویو کی ہے جس میں انٹرویو لینے والے نے پہلے سے خاص سوالات کا سیٹ تیار کیا ہوتا ہے جو انٹرویو دینے والے ہر شخص سے پوچھا جاتا ہے اس کے برعکس کچھ غیر ساختی قسم کے انٹرویو ہوتے ہیں جس میں انٹرویو لینے والا موقعہ کی مناسبت سے سوال کرتا ہے اور ہر شخص سے مختلف سوال پوچھتا ہے اس طریق کار میں انٹرویو پہلے سے تیار شدہ خاص سوالات کے سیٹ کا پابند نہیں ہوتا عموماً معالج اپنے مریض سے غیر ساختی انٹرویو کر کے مرض کی تشخیص کرتے ہیں۔

شخصیت کو کیسے سنوارا جائے؟ (How to groom Personality?)

اکثر مرد و زن اپنے بارے میں سوچتے ہیں کہ میں خود کو کیسے سنواروں؟ عام طور پر نوجوان (مذکر/مؤنث) ابتدائی بلوغت کے زمانے میں یہ سوچتے رہتے ہیں کہ دوسروں کو کیسا لگتا/لگتی ہوں۔ کیا میں خوبصورت ہوں؟ کیا میں سمارٹ ہوں؟ کیا میں متناسب ہوں؟ کیا میں دوسروں کے لیے خاص طور پر جنس مخالف کے لیے پُرکشش ہوں؟ نوجوانوں کا زیادہ تر وقت انہی سوچوں میں گزرتا ہے۔ سیگل (Siegel 1982) کے مطابق بہت سے لوگ آئینہ میں اپنا عکس دیکھ کر ناشاد اور غیر مطمئن ہو جاتے ہیں۔ ہر دو جنس (مذکر، مؤنث) کے نوبالغ اپنے وزن، قد، رنگت اور چہرے کے نقوش کے بارے میں بہت پریشان رہتے ہیں۔ نوجوانوں کے اپنے بارے میں احساسات کا اثر زیادہ دیرپا ہوتا ہے جبکہ بالغ لوگ اکثر یہ احساس کرنا چھوڑ دیتے ہیں کہ وہ کیسے لگتے ہیں۔ نوبالغ جس انداز سے اپنے بارے میں سوچتے ہیں وہ انداز ان کی سماجی زندگی اور ذاتی تکریم (Self-esteem) کے لیے بہت اہم ہے۔ اگرچہ یہ ایک المناک حقیقت ہے کہ دوسرے ہماری ظاہر صورت سے جس طرح متاثر ہوتے ہیں اس کا اثر ردِعمل کے طور پر ہم پر بھی ہوتا ہے۔ کیونکہ عام خیال یہی ہے کہ جسمانی طور پر پُرکشش لوگوں کی شخصیت پُرکشش ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ ہر شخص ہر ممکن طریقے سے اپنے آپ کو بنانے سنوارنے کی ضرورت محسوس کرتا ہے۔

وہ بالغ لوگ جو نوبالغی کی عمر میں اپنی ذات کو پُرکشش تصور کرتے ہیں وہ ان لوگوں کے مقابلہ میں جنھیں اپنی ذات کا پُرکشش تصور نہیں تھا خوشی اور خود تکریمی کے جذبے سے سرشار پائے گئے۔ اس سے یہ پتا چلتا ہے کہ بالغوں کی جسمانی شکل و صورت بالغوں کی شخصیت کو بنانے سنوارنے میں نفسیاتی لحاظ سے اہم کردار ادا کرتی ہے۔

انسانوں میں بنانے سنوارنے "Grooming in Human" سے مراد دوسروں کی نظر میں اپنی ذات بہتر بنانے کی ایک کوشش ہے کسی شخصیت میں پائے جانے والے نقص، عیب اور خامی کو دور کرنے کے لیے یہ کوشش مختلف طریقوں سے کی جاتی ہے مثلاً اپنی عادات و اطوار کو اچھا بنا کر، خوش لباس بن کر، چہرے بالوں اور داڑھی کو سنوار کر، اپنی شکل و صورت کو دوسروں کی نظر میں دیدہ زیب بنائے رکھنے کی کوشش (Grooming) کہلاتی ہے۔

عمومی طور پر کسی شخصیت کی ساخت (Structure) کو بنانے، سنوارنے اور نکھارنے (Grooming) میں اس کے متعلقہ گروپ اور معاشرے کے افراد کے عمومی رجحان اور رویوں کا ہاتھ ہوتا ہے۔ ایک فرد اپنے معاشرے کی پسندیدگی اور ستائش حاصل کرنے کے لیے اپنی

مرضی اور بعض اوقات اپنی زندگی کے نظریات تک کو قربان کردیتا ہے۔
(Washburn and Devore 1961) کی رپورٹ کے مطابق جانوروں میں بھی Grooming کا مشاہدہ کیا گیا۔
(Hayes, 2002) کا خیال تھا کہ "اگرچہ ایک گروپ کے تمام ممبر اپنی اپنی Grooming میں مصروف رہتے ہیں لیکن بعض اوقات یہ دیکھنے میں آیا کہ کمزور اور کم تر جانور اپنے سے زیادہ طاقتور اور غالب جانوروں کی Grooming کرتے ہیں" اس طرح غالب گروہ کا تعریف اور ستائش حاصل کرنے کی کوشش کو Grooming کہا جاسکتا ہے۔

انسانوں میں Grooming کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

1- جبلی اور فطری (Instictive in Nature)

دیگر ابتدائی محرکات کی طرح Grooming بھی ایک لازمی اور اہم محرک ہے جو ایک ٹھپے کے نقش کی طرح چلتا آرہا ہے (Like Imprinting and Following) جس میں وابستگی کا محرک (The Motive of Affiliation) یا میکڈوگل کے مطابق گروہ پسندی کی جبلت (Gregarious Instinct) اکتساب و آموزش کی آمیزش کے ساتھ کام کرتی نظر آتی ہے۔ کیونکہ Grooming کا طریقہ سوسائٹی یا معاشرے سے سیکھا جاتا ہے جبکہ Grooming کے محرک کا وجود پیدائشی اور غیر اکتسابی ہے۔ یہ بقائی محرک (Survival Motive) کا نتیجہ بھی ہے جس کی وجہ سے فرد معاشرتی معیار (Social Norms) سے وابستگی اور مطابقت قائم کرکے تحفظ کا احساس حاصل کرتا ہے جیسا کہ پہلے ذکر کیا جاچکا ہے کہ (Grooming Motive) ایک انمٹ نقش یا کی طرح مسلسل پیروکاری سے کردار کا ایک لازمی حصہ بن گیا ہے۔ جس طرح کہ چوزے انڈے کے خول سے نکلتے ہی اپنے گروہ یا بہن بھائیوں کی پیروی کرتے ہیں چوزوں کی طرح چیونٹیوں کا ایک ہی قطار میں آگے پیچھے چلنا بھی (Imprinting and Following) کی مثال ہیں۔ انسانوں میں بھی اپنی شخصیت میں نکھار پیدا کرنے کا محرک (Grooming Motive) چوزوں اور چیونٹیوں کی Imprinting and Following کی طرح ایک عمل پیہم کا مظہر ہے۔

2- Grooming ایک معاشرتی ضرورت ہے

انسان ہوں یا حیوان تمام افراد دوسروں کی پیروی کرتے ہیں تاکہ ان سے ستائش حاصل کرسکیں اور اس گروپ میں شامل ہوسکیں۔ مجموعی طور پر اپنی شخصیت کو نکھارنے کے لیے انھیں اپنی کوئی ایک یا بہت سی ذاتی ترجیحات یا ذاتی پسند اور ناپسند کی قربانی دینا پڑتی ہے اس طرح ایک فرد معاشرے کے دیگر افراد یا اپنے گروپ کے ممبرز کو خوش کرکے خود کو ان کی نظر میں قابل قبول بنانے کی معاشرتی ضرورت پوری کرتا ہے۔ جب آپ معاشرے کی ضرورت کے مطابق اپنی شخصیت میں نکھار پیدا کرلیتے ہیں تو آپ خود کو اپنے گروپ میں خوش اور مطمئن محسوس کرتے ہیں۔ آپ کا لباس، عمومی لبادہ، فیشن، معمولی زندگی کا انداز اور طریقے معاشرتی طلب کے مطابق بن جاتے ہیں چونکہ Grooming ایک معاشرتی ضرورت ہے اگر ہم یہ ضرورت پوری نہ کریں تو کالے کوؤں کے درمیان ایک سفید کوا بن کر نکو کہلائیں گے۔

3- پرکشش ماڈل کا رول (Role of Charismatic Model)

ایک فرد اپنے قرب و جوار میں ایک پرکشش ماڈل ڈھونڈ کر اس کی پیروی کرنے لگتا ہے۔ عام طور پر اپنے لیے کوئی ماڈل منتخب کرنا کوئی مشکل بات نہیں کیونکہ اکثر یہ ماڈل اتنے ممتاز، اتنے نمایاں اور اتنے طاقتور ہوتے ہیں یا بعض اوقات اتنے پر تاثر اور دل میں اتر جانے

والے کرفوراً ان کا اسیر ہو جاتا ہے ایک سکول میں بچہ عموماً اپنی کلاس میں رعب ڈالنے والے غنڈہ گروہ سے اپنے سے بڑے اور طاقتور بہن بھائی کے زیر اثر آ جاتا ہے۔ مسجد یا مندر میں عبادت کرنے والا اپنے سے زیادہ عبادت گزار زاہد و متقی کا متوالا ہو جاتا ہے اس قسم کی ماڈل شخصیات میں ایک خاص قسم کی مقناطیسیت یا روحانی کشش ہوتی ہے جو دوسروں کو اپنے قریب کھینچ لیتی ہے۔ ان ماڈل شخصیات کی پیروی میں Grooming زیادہ آسان اور جلد ہو جاتی ہے۔

4- Grooming سے زندگی کے مختلف مواقع میں کامیابی ملتی ہے

شخصیت میں نکھار پیدا ہو جانے (Grooming) سے زندگی میں مختلف موقعوں پر پسندیدگی اور مطابقت کی وجہ سے حالات سے نمٹنا آسان ہو جاتا ہے (Graham 1991) زندگی میں بہت سے حالات اور مواقع میں زیادہ سے زیادہ مطابقت اور توافقی صلاحیت کی ضرورت ہوتی ہے جو Grooming ہونے کی وجہ سے زیادہ بڑھ جاتی ہے آپ کسی بھی نئی صورت حال میں یا مختلف قسم کے لوگوں میں جلد مقبولیت حاصل کر لیتے ہیں کیونکہ آپ حالات کے مطابق اپنی شخصیت میں نکھار یعنی Grooming کر چکے ہیں۔ اور اس طرح بغیر کسی رکاوٹ کے آپ کامیاب ہو جاتے ہیں۔ ایک قومی کھلاڑی یا اتھلیٹ کو اکثر اوقات مخالف سامعین و ناظرین جیسے مشکل حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس قسم کی متعدد مخالفانہ صورت حال سے نکلنے کے لیے صرف Grooming ہی ایک موثر ہتھیار کا کام دیتی ہے کسی کی شخصیت جتنی زیادہ Grooming کر چکی ہوگی اتنا ہی وہ مشکل حالات سے کامیابی سے نمٹ لے گا۔

خلاصہ

شخصیت کی تعریف اوصاف کے سیٹ اور عرصہ دراز تک داخلی اور خارجی مہیجات کے لئے فرد کے قابل اعتبار جوابی عمل اور کردار کی عموی کیفیت کے طور پر کی جا سکتی ہے یہ مختلف اوصاف کا مثالی مرکب ہے بے مثل خصوصیات پر مشتمل ہے ژنگ کے مطابق خود آگہی، کردار کے خاص نمونے اور دوسروں پر عموی تاثر کا نام شخصیت ہے۔ زمبارڈو کے نزدیک شخصیت ایک شخص کی بے مثل نفسیاتی صفات کا مجموعہ ہے۔

شخصیت کے بیان کی کوششوں میں شخصیت کی اقسام کا نظریہ اور شخصیت کے اوصاف کا نظریہ بہت مشہور ہے ابتدائی کوششوں میں یونانیوں نے شخصیت کی تقسیم دموی، صفراوی، بلغمی اور سوداوی مزاج کی صورت میں کی اس کے علاوہ علم کا سند سر اور علم قیافہ بھی شخصیت کی اقسام پیش کرنے کی ابتدائی کوششیں ہیں یونگ کی تقسیم شخصیت دروں بینی اور بیروں بینی کے نظریہ کے نام سے مشہور ہے کرتچمر کی اشتقاقی اور مدوری تقسیم شخصیت بھی کافی معروف ہے اس کے بعد شیلڈن کی انڈومارفک میسومارفک اور ایکٹومارفک تقسیم متعلقہ اوصاف کے گروہوں کی مناسبت سے وائسرٹونک (Viscerotonic)، سیریبروٹونک (Cerebrotonic) اور سومیٹوٹونک (Somatotonic) کے نام سے مشہور ہے۔

اوصافی نظریات لوگوں کو ان کے اوصاف میں پائی جانیوالی مقدار کے مطابق تقسیم کرتے ہیں۔ اوصافی نظریہ بعض لحاظ سے شخصیت کی اقسام کے نظریہ کے بالکل برعکس ہے۔ آلپورٹ شخصی میلانات اور خود مختار اوصاف کے درمیان فرق بتاتا ہے اور اس کے علاوہ بنیادی، مرکزی اور ثانوی اوصاف میں بھی فرق بیان کرتا ہے اس کے نظریات محرکات کی فعلی خود مختاری میں بھی واضح ہیں ہم اپنی اقدار اور دلچسپیوں سے متحرک ہوتے ہیں۔ اس طرح آلپورٹ شخصیت کو اوصاف تک محدود نہیں کرتا۔

ظاہری اوصاف گروی اوصاف کی ہم ربطی کا مطالعہ کرنے سے دریافت ہوتے ہیں۔ بنیادی اوصاف عنصری تحلیل کے طریقے سے

معلوم ہوتے ہیں جو گروہی تحلیل سے زیادہ لطیف ہے۔ شخصیت کی پیمائش کے لئے زیادہ تر دو طریقے استعمال ہوتے ہیں معروضی اور تحلیلی آزمائشیں جو بات چیت کی بجائے تحریری صورت میں استعمال ہوتی ہیں معروضی آزمائشوں میں مختصر جوابات طلب کیے جاتے ہیں جیسے ایم ایم پی آئی۔ 16 پی ایف۔ سی پی آئی۔ ای پی پی ایس اور اے سی ایل وغیرہ 16 پی ایف ایڈورڈز پر عمل پر یفرنس شیڈول، اور ایڈ جیکٹو چیک لسٹ وغیرہ یہ تمام ٹیسٹ معروضی ٹیسٹ ہیں اور بہت کثرت سے استعمال ہوتے ہیں۔ شخصیت کی تحلیلی آزمائشوں کا مطلب ہے یہ معلوم کرنا کہ کوئی شعوری اور لاشعوری سطح پر کیا اور کیسے سوچ رہا ہے ان ٹیسٹوں میں معیاری مہیجات کے ٹیسٹ، نامکمل تصویریں، نامکمل جملے، اور غیر واضح سیاہی کے دھبے۔ تحلیلی آزمائشوں میں ہالٹز مین (Holtzman) سیاہی کے دھبوں کا طریقہ روشاہ سیاہی کے دھبے۔ ٹی اے ٹی (اور اکی داستانی طریقہ) اور انٹرویو کے طریقے زیادہ مشہور ہیں۔ اس طرح آلپورٹ شخصیت کو اوصاف تک محدود نہیں کرتا۔

مشق

حصہ معروضی

1- مناسب الفاظ سے خالی جگہ پُر کریں:

i- .... کا یقین تھا کہ لوگوں کی جسمی اقسام اور ان کی شخصیت میں گہرا تعلق پایا جاتا ہے۔

ii- ایچ ڈومارک جن کا .... مگر ہڈیوں اور عضلات ....

iii- .... کی قسم سے متعلق درست ہے کہ وہ آرام پسند، خوش خوراک، سماجیت پسند، خوش باش مطمئن ہوتے ہیں۔

iv- لنڈزے اور ہال نے جسمانی ساخت اور شخصیت کے درمیان تعلق ....

v- کیٹل کا نظریہ شخصیت .... اور .... کے نام سے مشہور ہے۔

2- مندرجہ ذیل بیانات کی نمبر 1 سے 6 تک میں مطابقت تلاش کرکے مکمل کیجئے۔ ان بیانات کے سامنے صرف مناسب نمبر کا اندراج کیجئے:

i- شخصیت کا متن شخصیت کے تین پہلو اجاگر کرتا ہے۔ ....

ii- شخصیت کو واضح کرنے کا جامع نظریہ ہے ....

iii- شخصیت کی قدیم یونانی تقسیم ....

iv- تخیلاتی غیر فعال، تنہا اور معاشرے سے کھچے ہوئے شخص کی قسم ....

v- بہت کم افراد نمایاں مقام رکھتے ہیں کیونکہ ....

vi- جب ہم کہیں کہ فلاں شخص رحم ہے ....

1- ہم اس کی شخصیت کی تقسیم حوالی کی شخصیت سے مشابہہ قرار دے کر کرتے ہیں۔

2- ان میں صرف ایک بنیادی یا ذاتی وصف غالب ہوتا ہے۔

3- یونگ کی تقسیم میں اندرون بین ہے۔

4- بقراط نے چار قسمیں بیان کی ہیں۔

5- اسے کردار کی عمومی کیفیت اور اوصاف کے حیثیت کے طور پر واضح کرتا ہے۔

6- یہ تعریف فلائڈ۔ ایل۔ رُش نے پیش کی۔

3- مندرجہ ذیل بیانات پر درست کے لئے (✓) سے اور غلط کے لئے (x) کا نشان لگایئے۔

i- بلغمی شخصیت سست، کاہل اور جذباتی لحاظ سے سرد مہر ہوتی ہے۔

ii- اب تک شخصیت کے بیان میں دو جہتی کوششیں کی گئی ہیں۔

iii- وانسر ٹونیا کو اینڈرومارنگ بھی کہا جاسکتا ہے۔

iv- شخصیت کے جوڑوں کی تقسیم بطور منذ ورا اور اختلالی کرگمر نے کی۔

4- درج ذیل چار ممکنہ جوابات میں سے ہر سوال کے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں:

i- دموی، بلغمی، صفراوی اور سوداوی کی تقسیم شخصیت کس نے کی؟

ا۔ بقراط ب۔ یونگ ج۔ فرائیڈ د۔ نیل اور ملر

ii- شخصی میلانات یا خود مختار اوصاف کا نظریہ شخصیت کس نے پیش کیا؟

ا۔ شیلڈن ب۔ آلپورٹ ج۔ کیٹل د۔ ان میں سے کوئی نہیں

iii- ''انسانی سائیکی لاذات (Id)، انا (Ego) اور فوق الانا (Super Ego) پر مشتمل ہے، کس سے منسوب ہے؟''

ا۔ ایڈلر ب۔ یونگ ج۔ فرائیڈ د۔ ان میں سے کوئی نہیں

iv- ''سیاہی کے دھبے'' شخصیت کی پیمائش کا کون سا طریقہ ہے؟

ا۔ انٹرویو ب۔ تظلیلی ج۔ غیر تظلیلی د۔ سوالنامہ

v- رستم، ہرکولیس، نرگس اور شیخ چلی اوصاف ہوتے ہیں۔

ا۔ مرکزی ب۔ بنیادی یا ذاتی ج۔ ثانوی د۔ ان میں سے کوئی نہیں

حصہ انشائیہ:

1- ایک عام آدمی شخصیت کے بارے میں کیا سوچتا ہے؟ آپ نفسیات کی زبان میں شخصیت کی تعریف کیسے کریں گے۔

2- ظاہری اوصاف اور بنیادی اوصاف کے درمیان فرق کی وضاحت کیجئے۔

3- شخصیت کی پیمائش سے متعلق علم قیافہ اور علم کاسہ سر کے درمیان کیا فرق ہے؟ وضاحت کیجئے۔

4- شخصیت کے بارے میں آلپورٹ کے نظریہ کی وضاحت کیجئے۔

5- شخصیت کی معروضی اور تظلیلی آزمائشوں کے درمیان فرق کی وضاحت کیجئے۔

1- کمرہ جماعت میں مباحثہ کے لئے طلباء کو کم از کم تین موضوع تیار کرنے کے لئے دیجئے۔

2- اوصاف کی پیمائش کے لئے ایک چھوٹا سا سروے کیجئے۔

(اوصاف کی موجودگی کے متعلق استاد اور طلبا مل کر ایک سوالنامہ بنائیں اور طلبا اس موضوع پر سروے کریں۔)